قبول اسلام کے بعد تعلیمی وتربیتی نظام

اور

چند مبلغین صحابہ وصحابیات کا ذکر

(سیرت نبوی کی روشنی میں)

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر جمعیت پیام امن لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ، یوپی، الھند

جملہ حقوق محفوظ

نام	:	قبول اسلام کے بعد تعلیمی وتربیتی نظام اور چند مبلغین صحابہ وصحابیات کا ذکر
مصنف	:	مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
ناشر	:	مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ ڈالی گنج لکھنؤ
اردو ایڈیشن	:	پہلی بار
تعداد کتب	:	۱۰۰۰
سال	:	۲۰۱۸
قیمت	:	۳۰

Writer : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi

Publisher : Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow.

Website: www.islamicjpamn.com

E-Mail: tasneemlko2012@gmail.com, ataullah2012@gmail.com

Phone No. 9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)

۲۔ نیو سلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی

۳۔ الفرقان بکڈ پو، نظیر آباد ۳ا (لکھنؤ)

۴۔ سبحانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبلپور، مدھیہ پرادیش، 9424708020

۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 182-A 5 گرین لینڈ کیمپس، پوکھر پور، کانپور

فہرست

مقدمہ ۶
صحابۂ کرام کی تعلیم وتربیت کا نظام ۷
تعلیم وتربیت کے دوطریقے ۷
طلوع آفتا سے ظہرتک کی مشغولیت ۷
خواتین کی تعلیم کا نظم ۸
غیر رسمی تعلیم ۸
جمعہ کے خطبے کی اہمیت ۹
مکہ مکرمہ میں تعلیم وتربیت کا نظام ۹
دارارقم کا قیام ۱۱
ہجرت مدینہ سے پہلے ۱۲
مدینہ منورہ میں تعلیم وتربیت ۱۲
تعلیمی ادارہ اور ہاسٹل ۱۳
شادی شدہ صحابہ ۱۳
علمی مجالس کے ذریعہ تعلیم ۱۳
غیر حاضر صحابہ کا نظام ۱۴
عرب قبائل کی تعلیم وتربیت ۱۴
مدینہ سے باہر کے لوگوں کے لئے تعلیم کا نظم ۱۴
خارجی لوگوں کی تعلیم کے دوطریقے ۱۵
اجتماعی قبول اسلام کے بعد تعلیم کا نظم ۱۵
یمن کے معلم ۱۵

قبول اسلام کے بعد تعلیمی وتربیتی نظام اور چند مبلغین صحابہ وصحابیات کا ذکر

فتح مکہ کے بعد قبائل کی تعلیم وتربیت کا نظم ۱۶
مساجد ودرس گاہیں ۱۶
نصاب تعلیم ۱۷
حضرت زید بن حارثہؓ کو عبرانی وسریانی زبان سیکھنے کا حکم ۱۷
علوم طب کا نظام ۱۷
تیراندازی اور تیراکی کی ترغیب ۱۸
فن شہسواری اور گھوڑوں کی دوڑ ۱۸
بچوں کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ ۱۸
فن تحریر (یعنی کمپوزنگ کا فن) ۱۸
قرآن مجید سے متعلق علوم ۱۹
سنت نبوی اور اس سے متعلق علوم ۱۹
علوم حدیث ۲۰
علوم فقہ ۲۰
علوم فرائض اور ریاضی کا علم ۲۱
عہد نبوی کے مفتی حضرات ۲۱
بنی اسرائیل کی تاریخی روایات ۲۱
خندق اور منجنیق کا علم ۲۲
دوسری زبانوں کے سیکھنے کا مقصد ۲۲
صحابۂ کرام کی دعوت کا طریقہ ۲۴
حضرت ابوبکر صدیقؓ ۲۵
حضرت عمرؓ ۲۵

حضرت مصعب بن عمیرؓ ۲۵
انصار کے بارہ صحابہ ۲۶
حضرت جعفر بن ابی طالبؓ ۲۶
حضرت طفیل بن عمر دوسیؓ ۲۶
حضرت ابوذر غفاریؓ ۲۷
خواتین کی دعوت کا طریقہ ۲۷

❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے اس امت کو داعی بنایا ہے اس لئے ہر زمانے میں لوگ اسلام قبول کرتے رہیں گے اور ان کی رہنمائی بھی امت کرتی رہے گی جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہر شعبہ کے لئے نمونہ بنایا ہے۔

اس کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مکی و مدنی زمانے میں تعلیم وتربیت کے نظام کو واضح کیا گیا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تعلیم نصاب کو بھی درج کیا گیا ہے اور اجتماعی وانفرادی اور مختلف ضروری علوم کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔

اس سے داعی حضرات کو رہنمائی حاصل ہوگی اور علم ودعوت کی اہمیت کا اندازہ ہوگا جس سے مسلم بچوں کے اندر بھی مختلف علوم وفنون کے سیکھنے کا ذوق پیدا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قبول فرما کر انسانیت کو ہدایت نصیب فرمائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقہ کے مطابق تعلیم وتربیت کی توفیق نصیب فرمائے۔ والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
۳۱/۱۱/۲۰۱۷ء

صحابۂ کرام کی تعلیم وتربیت کا نظام

صحابہ کی تربیت کا نصاب قرآن مجید تھا جس میں نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ آپ کے صحابہ کی تعلیم وتربیت اور تزکیہ نفس کا پورا نظام تھا۔ جولوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کرتے ۔انہیں قرآن سناتے اور سمجھانے کا سلسلہ شروع ہوتا قرآن مجید کو بغیر سوچے سمجھے پڑھنے کا کوئی تصوران کے یہاں موجود نہ تھا کہ یہ ان کی اپنی مادری زبان میں نازل ہورہا تھا۔

تعلیم وتربیت کے دوطریقے

تعلیم وتربیت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوطریقے اختیار فرمائے :(۱) رسمی تعلیم (۲) غیر رسمی تعلیم ۔

ایک طریقہ یہ تھا کہ آپ قرآن پڑھانے کی با قاعدہ مجالس منعقد کرتے جن میں آپ قرآن کی تلاوت فرماتے اور صحابہ اس سورت کو یاد کرلیتے اور بعض اپنی سہولت کے لیے لکھ لیا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ مکی زندگی ہی سے شروع ہوگیا تھا۔

پھر یہی سورتیں نماز میں پڑھی جاتیں تو صحابہ ان کے معانی اور مطالب پر غور کرتے ،ان کی روشنی میں اپنا احتساب کرتے اوران سے اپنے لیے راہ عمل تلاش کرتے یہ مجالس نمازوں کے بعد منعقد کی جاتی تھیں۔

طلوع آفتاب سے ظہر تک کی مشغولیت

طلوع آفتاب سے ظہر تک صحابہ اپنے دنیاوی کاموں میں مشغول رہتے اوراس کے بعد ہر نماز کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ۔اگر کوئی

صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں کسی وجہ سے نہ آ سکتا تو اپنے کسی ساتھی سے اس کی روداد سن لیتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابتداء میں مسجد نبوی سے کافی دور رہتے تھے، چنانچہ انہوں نے اپنے انصاری بھائی سے یہ طے کیا کہ دونوں ایک ایک دن مسجد نبوی جایا کریں گے اور واپس آ کر رسول اللہ ﷺ کی احادیث ایک دوسرے کو سنائیں گے۔

خواتین کی تعلیم کا نظام

● اس تعلیم میں نہ صرف مرد بلکہ خواتین بھی شریک ہوتیں۔ ان کی صفیں الگ ہوتیں لیکن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے با قاعدہ تعلیم حاصل کیا کرتی تھیں۔ جب خواتین نے محسوس کیا کہ مردوں کے سوالات کی وجہ سے ان کے لیے وقت نہیں بچتا تو ان کی فرمائش پر ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعلیم کے لیے وقف کردیا تھا۔

● بعض اوقات خواتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آ کر بھی مسائل پوچھ لیا کرتی تھیں ان کے خصوصی مسائل جیسے حیض ونفاس یا شوہر سے تعلق وغیرہ کے مسائل کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات المومنین رضی اللہ عنہم کو تربیت دی تھی جو انہیں جواب دیا کرتی تھیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان موضوعات پر ان سے بات کرتے ہوئے حیا محسوس کرتے تھے۔

غیر رسمی تعلیم

● قرآن مجید کی رسمی تعلیم کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر رسمی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا تھا۔ آپ انہیں دین کے عملی احکام جیسے نماز کو آپ عملاً سکھاتے ۔صحابہ کے سوالات کے جواب دیتے کسی صحابی کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو ان کی راہنمائی فرماتے ۔کسی میں اگر کوئی قابل اصلاح چیز دیکھتے تو انہیں اس جانب توجہ دلادیتے ۔ یہ

سلسلہ نہ صرف نمازوں کے ساتھ بلکہ تقریباً ہر وقت ہی جاری رہتا۔ دن ہو یا رات سفر ہو یا حضر انفرادی ملاقات ہو یا کوئی مجلس ہر حالت میں صحابہ اکرام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ کچھ سیکھ رہے ہوتے تھے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ دوران سفر اگر کوئی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ پر سوار ہوتے تو انہیں بھی کوئی نہ کوئی بات آپ تلقین فرما دیتے۔

جمعہ کے خطبے کی اہمیت

● تعلیم وتربیت میں بالخصوص جمعہ کے خطبے کی بہت زیادہ اہمیت تھی کیونکہ اس دن مدینہ کے گرد ونواح کے لوگ بھی شریک ہوا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے فصیح ترین خطیب تھے اور آپ کی خطابت سے لوگ بہت متاثر ہوا کرتے تھے اس میں آپ دین کے اہم احکام کے ساتھ ساتھ صحابہ کا تزکیہ نفس بھی کیا کرتے تھے۔

مکہ مکرمہ میں تعلیم وتربیت کا نظام

مکی زندگی کے مختلف ادوار میں تعلیم وتربیت مختلف مراحل سے گزری۔ اعلان نبوت کے بعد پہلے تین سال تک تو خاص خاص لوگوں کو اسلام کی دعوت دی گئی جس میں ۴۰ کے قریب افراد نے اسلام قبول کیا۔ اس دور میں میں جو سورتیں نازل ہوئیں۔ ان میں بنیادی زور دو پہلوؤں میں پر تھا: (۱) ایمانیات (۲) اخلاقیات۔

ان سورتوں میں عقیدہ توحید اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہی کے تصور کو ذہنوں میں راسخ کیا گیا اور بنیادی اخلاقیات سکھائے گئے۔ اس کی مثال یہ آیات کریمہ ہیں:

لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِۙ ﴿۱﴾ وَاَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الۡبَلَدِۙ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ
وَّمَا وَلَدَۙ ﴿۳﴾ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡ كَبَدٍؕ ﴿۴﴾ اَيَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ
يَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ اَحَدٌۘ ﴿۵﴾ يَقُوۡلُ اَهۡلَكۡتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ اَيَحۡسَبُ

اَنۡ لَّمۡ يَرَهٗۤ اَحَدٌؕ ﴿۷﴾ اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ عَيۡنَيۡنِۙ ﴿۸﴾ وَلِسَانًا
وَّشَفَتَيۡنِۙ ﴿۹﴾ وَهَدَيۡنٰهُ النَّجۡدَيۡنِۚ ﴿۱۰﴾ فَلَا اقۡتَحَمَ الۡعَقَبَةَ ۖ﴿۱۱﴾
وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡعَقَبَةُ ؕ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍۙ ﴿۱۳﴾ اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِىۡ يَوۡمٍ
ذِىۡ مَسۡغَبَةٍۙ ﴿۱۴﴾ يَّتِيۡمًا ذَا مَقۡرَبَةٍۙ ﴿۱۵﴾ اَوۡ مِسۡكِيۡنًا ذَا مَتۡرَبَةٍؕ ﴿۱۶﴾
ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ وَتَوَاصَوۡا
بِالۡمَرۡحَمَةِؕ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِؕ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا
بِاٰيٰتِنَا هُمۡ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِؕ ﴿۱۹﴾ عَلَيۡهِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

ترجمہ: ''میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی۔ اور آپ کے لئے (جنگ) حلال (ہونے والی) ہے اس شہر میں۔ اور (قسم ہے آپ کے) والد (آدمؑ) کی اور جسے اس نے جنا۔ بلا شبہ پیدا کیا ہم نے انسان کو مشقت میں۔ کیا خیال کرتا ہے وہ یہ کہ ہرگز نہیں قادر ہو سکے گا اس پر کوئی؟۔ وہ کہتا ہے! کہ لٹا دیا میں نے مال ڈھیروں۔ کیا سمجھتا ہے وہ یہ کہ نہیں دیکھا اس کو کسی نے؟ کیا نہیں بنائیں ہم نے؟ اُس کے لئے دو آنکھیں؟ اور ایک زبان اور دو ہونٹ؟ اور بتلا دیئے ہم نے ان کو دونوں راستے۔ پھر نہیں وہ داخل ہوا دشوار گھاٹی میں۔ اور کیا معلوم آپ کو کہ کیا ہے وہ گھاٹی؟ (وہ) چھڑانا ہے گردن کا۔ یا کھانا کھلانا ایسے دن میں جو فاقے والے ہوں۔ کسی یتیم رشتہ دار کو۔ یا مسکین (کو جو) خاک میں پڑا ہوا ہو۔ پھر ہو وہ ان لوگوں میں سے، جو ایمان لائے اور انہوں نے ایک دوسرے کو وصیت کی صبر کرنے کی اور انہوں نے ایک دوسرے کو وصیت کی رحم کرنے کی۔ یہی لوگ ہیں دائیں (ہاتھ) والے۔ اور وہ لوگ! جنہوں نے کفر کیا، ہماری آیات کے ساتھ، وہ بائیں (ہاتھ)

والے ہیں۔ان پر آگ (ہوگی) ہر طرف سے بند کی ہوئی''۔(سورہ البلد)

دار ارقم کا قیام

●اس دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو انفرادی تعلیم بھی دیتے تھے اور اجتماعی بھی۔وہ صحابہ جو آپ سے قرآن کے حصے سمجھ لیتے پھر دیگر صحابہ کو پڑھانے کی خدمت بھی انجام دیتے تھے۔جیسا کہ حضرت عمر کے قبول اسلام کے معروف واقعے میں بیان ہوا ہے کہ حضرت خباب، حضرت سعد بن زید اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کو سورہ طہٰ کی تعلیم دے رہے تھے اس زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان کو اس تعلیم وتربیت کا مرکز بنا لیا تھا اور یہ اسلام کا اولین اسکول یا مدرسہ بنا۔یہاں مسلمان مل جل کر نماز پڑھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعلیم وتربیت کیا کرتے تھے۔مشکلات کا دور شروع ہوا تو قرآن مجید میں صحابہ کرام کی نفسیاتی تسکین کی آیات بھی نازل ہونے لگیں۔انہیں تسلی دی جانے لگی کہ جو مشکلات ان پر آرہی ہیں وہ ان سے پہلے بھی انبیاء کرام کے صحابہ پر آچکی ہیں۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ يُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ يَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُوۡنَ ۝۲ وَلَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلَيَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا وَلَيَعۡلَمَنَّ الۡكٰذِبِيۡنَ ۝۳

ترجمہ:''کیا گمان کیا ہے انسانوں نے یہ کہ وہ چھوڑ دئے جائیں گے صرف یہ کہنے پر، کہ ہم ایمان لائے (اللہ پر) اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔اور یقیناً ہم نے آزمایا تھا اُن لوگوں کو، جو ان سے پہلے تھے، سو ضرور جان لے گا اللہ ان لوگوں کو جو سچے ہیں اور ضرور جان لے گا وہ جھوٹوں کو''۔(سورہ العنکبوت آیت نمبر ۲،۳)

●صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کی تعلیم وتربیت کا یہ سلسلہ پورے مکی دور میں جاری رہا

۔جو صحابہ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ان کی کمیونٹی کو منظم کرنے اور ان کی تعلیم و تربیت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص کر حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔اس بارے میں کوئی تفصیل نہیں ملتی کہ ہجرت حبشہ کے بعد رابطے کا کیا ذریعہ اختیار کیا گیا لیکن ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس کمیونٹی کا تعلق مکہ مکرمہ کی مسلم کمیونٹی سے رہا ہوگا اور قرآن مجید کی جو سورتیں نازل ہوتی ہوں گی۔انہیں حبشہ پہچانے کا اہتمام کیا گیا ہوگا۔ممکن ہے کہ اس عمل میں مسلم تاجروں نے حصہ لیا ہوگا جو تجارت کی غرض سے حبشہ آتے جاتے رہے ہوں گے۔

ہجرت مدینہ سے پہلے

ہجرت مدینہ سے پہلے صحابۂ کرام کو ذہنی طور پر تیار کیا گیا۔انہیں حکم دیا گیا کہ وہ مدینہ جا کر نماز قائم کریں اپنی دولت میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کریں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا نظام قائم کریں اور اپنے معاملات باہمی مشورے سے چلائیں۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر اس مقصد کے لیے مدینہ بھیجا کہ وہ وہاں جا کر دعوت وتبلیغ کے ساتھ اسلام قبول کرنے والوں کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کریں۔ان کے بعد حضرت اُم مکتوم اور عمار بن یاسر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم بھی مدینہ آگئے اور لوگوں کو تعلیم دینے لگے۔

مدینہ منورہ میں تعلیم وتربیت

ہجرت نبوی کے بعد مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی ریاست قائم ہوئی تو یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی۔یہاں اب دینی کام میں وسعت آرہی تھی۔نہ صرف ایمان اور اخلاق بلکہ نماز، روزہ، زکوۃ، حج، قربانی، نکاح وطلاق معیشت زراعت، تجارت، سیاست غرض ہر شعبہ زندگی کے مسائل سامنے آرہے تھے جن سے متعلق احکام قرآن میں بھی نازل ہو رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان سے متعلق

رہنمائی فرمارہے تھے اس وجہ سے ضرورت اس امر کی تھی کہ تعلیم وتربیت کا ایک باقاعدہ نظم بنایا جائے تا کہ لوگ اس سے مستفید ہوں۔

تعلیمی ادارہ اور ہاسٹل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی تعمیر کی جو صرف مسجد ہی نہیں بلکہ ایک تعلیمی ادارہ بھی تھا۔ مسجد کے ساتھ ایک پلیٹ فارم بنا کر اس پر چھپر ڈال دیا گیا اور یہ اس ادارے کا ہاسٹل قرار پایا۔ یہاں نمازوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمومی تعلیم دیا کرتے تھے۔ جو صحابہ صفہ میں رہتے، انہیں خصوصی تعلیم دی جاتی۔ یہ حضرات دن میں اپنی معاش کا انتظام کرتے اور بقیہ وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سیکھنے میں گزارتے۔ انصار مدینہ بھی ان کی مالی امداد کر دیا کرتے تھے۔

شادی شدہ صحابہ

ان میں سے جو صحابہ شادی کر لیتے یا ان کے روزگار کا انتظام ہو جاتا وہ پھر صفہ سے نکل کر شہر میں رہائش کر لیتے اور نمازوں کے اوقات میں اپنی تعلیم جاری رکھتے۔ جو لوگ مسجد نبوی سے کچھ فاصلے پر رہتے تھے۔ ان کے لیے مقامی مساجد تعمیر کی گئیں جو ایک مدرسہ کی حیثیت سے بھی ہوتی، بعض صحابۂ کرام کو خصوصی تربیت دے کر ان مساجد کا امام مقرر کر دیا جاتا۔

علمی مجالس کے ذریعہ تعلیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں علمی حلقے قائم فرمائے۔ صحابہ کرام ہر نماز کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے اور اس کے بعد علمی محفلیں لگا کرتی تھیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ان حلقوں میں وہ صحابہ بھی ذوق وشوق سے حصہ لیتے تھے جن کی عمر زیادہ تھی۔

غیر حاضر صحابہ کا نظام

ایسا بھی ہوتا تھا کہ بعض صحابہ کسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر نہ ہوتے تو دوسرے صحابہ سے اس کے بارے میں پوچھ لیتے۔ حضرت عمر نے تو اپنے انصاری بھائی عتبان بن مالک رضی اللہ عنہما سے یہ طے کر رکھا تھا کہ ان میں سے ایک ایک دن مجلس نبوی میں حاضر ہوگا اور دوسرا کھیتی باڑی کے کام دیکھے گا۔ واپس آ کر مجلس میں حاضر ہونے والا دوسرے بھائی کو تفصیلات بتائے گا۔ پھر اگلے دن یہی کام دوسرا کرے گا۔

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے صحابہ کی خصوصی ہمت افزائی کیا کرتے تھے جن میں علم سیکھنے کا جذبہ ہوتا۔

عرب قبائل کی تعلیم وتربیت

مدینہ منورہ کی اس تعلیمی نظام کے نتیجے میں قراء یعنی قاریوں کا طبقہ وجود میں آیا۔ ہمارے یہاں تو قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو قاری کہا جاتا ہے۔ مگر عرب میں یہ لفظ تعلیم یافتہ افراد کے لیے بولا جاتا تھا جو کہ قرآن مجید کو نہ صرف پڑھ سکتے تھے بلکہ اس کے معانی اور مفاہیم سے بھی واقف ہوتے۔ چار صحابہ کو اس میدان میں خاص اہمیت حاصل تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کی علمیت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا چار افراد سے قرآن سیکھیں (۱) عبداللہ بن مسعود (۲) سالم مولی ابو حذیفہ (۳) معاذ بن جبل (۴) ابی بن کعب رضی اللہ عنہم ان میں سے خاص کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عہد خلافت راشدہ کے نظام تعلیم میں نمایاں کردار انجام دیا۔

مدینہ سے باہر کے لوگوں کے لئے تعلیم کا نظم

مدینہ منورہ کے باشندوں کے علاوہ گرد نواح کے دیہاتیوں کی تعلیم وتربیت کا اہتمام یہ کیا گیا کہ ان کے لیے کم از کم جمعہ کی نماز میں شمولیت لازمی قرار دے دی گئی۔ جمعہ

کے دن یہ حضرات آتے اور خطبہ جمعہ کے علاوہ بھی مدینہ میں رک کر دین سیکھتے اور پھر جا کر اپنی خواتین اور بچوں کو سکھاتے۔

خارجی لوگوں کی تعلیم کے دو طریقے

● باہر کے جو قبائل اسلام قبول کرتے ان کی تعلیم و تربیت کے لیے دو قسم کے اہتمام کیے گئے۔

ا۔ ایک تو مدینہ کے تعلیم یافتہ قراء حضرت کو ان قبائل میں بھیجا جاتا جو انہیں قرآن اور سنت کی تعلیم دیتے تھے۔

۲۔ دوسرے یہ کہ ان قبائل کے بعض لوگ مدینہ منورہ میں آکر رہتے اور دین سیکھ کر واپس چلے جاتے اور اپنے قبیلے کو اس کی تعلیم دیتے۔

اجتماعی قبول اسلام کے بعد تعلیم کا نظم

● صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے بعد جب بہت سے قبائل دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو ان کی تعلیم و تربیت ایک بڑا چیلنج بن گیا اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ بڑی تعداد میں صحابہ کرام کو مختلف علاقوں میں بھیجا جائے۔ چنانچہ ہر سمت میں ایک ایک صحابی کو بھیجا گیا جبکہ یمن کی جانب دو صحابہ کو بھیجا گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یمن کے علاقے میں زرخیزی کے سبب آبادی زیادہ رہی ہوگی۔ یہاں سے حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ جو اس وقت نوجوان تھے مدینہ آئے اور انہوں نے تعلیم حاصل کی اور قرآن کے ایسے ماہر قاری بنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاوت کو حضرت داؤد علیہ الصلوۃ السلام کا نغمہ قرار دیتے ہوئے فرمایا: ابوموسی کو آل داؤد کے نغموں میں سے ایک نغمہ عطا ہوا ہے۔

یمن کے معلم

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر حضرت معاذ بن جبل کو حضرت

ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہما کے ساتھ بحیثیت معلم یمن بھیجا اور انہیں خصوصی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا آپ لوگوں کے لیے آسانی کیجیے گا، مشکل نہیں۔ انہیں دین سے رغبت دلائیے گا۔ نفرت نہیں آپ نے انہیں مزید حکم دیا کہ اہل یمن کو تدریج سے دعوت دیجیے ایمان پر زور دیجیے اور انہیں توحید سکھائیے پھر نماز کی عادت ڈالیے اور پھر زکوۃ کا حکم دیجیے۔

فتح مکہ کے بعد قبائل کی تعلیم و تربیت کا نظم

فتح مکہ کے بعد جب کثیر تعداد میں قبائل نے اسلام قبول کیا تو ان کی تعلیم و تربیت کا مستقل انتظام یہی ممکن تھا کہ ہر قبیلے میں سے کچھ لوگ دین سیکھ کر اپنی قوم کو سکھائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

ترجمہ ”اور نہیں تھا مومنوں پر ضروری، کہ وہ نکل کھڑے ہوں (جہاد کے لئے) سب کے سب، پھر کیوں نہ ایسا ہوا کہ نکلتے ان میں سے ایک گروہ (کچھ لوگ) تاکہ وہ سمجھ حاصل کریں دین میں اور تاکہ وہ ڈرائیں اپنی قوم کو، جب وہ لوٹ کر جائیں ان کی طرف تاکہ وہ (بچے ہوئے) لوگ بھی ڈریں“۔ (سورہ توبہ آیت نمبر ۱۲۲)

مساجد و درس گاہیں

اس عمل پر حکم کے لئے ہر ہر قبیلے کے لوگ مدینہ آئے انہوں نے دین سیکھا اور اپنے اپنے علاقے میں جا کر مساجد تعمیر کیں اور درس گاہیں قائم کیں اور ہر جگہ قرآن کی تعلیم اسی انداز میں دی جانے لگی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں طریقہ اپنایا تھا۔

نصاب تعلیم

قرآن وسنت کی تعلیم کے ساتھ ساتھ نصاب تعلیم میں وہ علوم وفنون بھی شامل ہوتے چلے گئے جن کی حیثیت اصل کی نہیں بلکہ معاون علم کی تھی ۔ان میں سب سے نمایاں علم فن کتابت تھا۔عربوں کے یہاں لکھنے پڑھنے کا زیادہ رواج نہ تھا۔مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو اس فن کا مرکز بنا دیا ۔یہاں تک کہ اہل مکہ میں سے بعض پڑھے لکھے لوگ جنگ بدر میں جنگی قیدی بنے تو ان کا فدیہ طے پایا کہ وہ دس دس بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھائیں تا کہ بچوں کے اندر لکھنے پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔

حضرت زیر بن حارثہؓ کو عبرانی وسریانی زبان سیکھنے کا حکم

جو صحابہ لکھنا پڑھنا جانتے اور مختلف فنون سیکھتے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصی توجہ سے نوازتے ۔حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے نہ صرف علوم القرآن بلکہ عبرانی اور سریانی زبانیں سیکھنے کا حکم دیا تا کہ یہود ونصاری سے معاملات کرنے میں آسانی ہو۔آپ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو بھی عبرانی سیکھنے کا حکم دیا جو تورات کے اچھے جاننے والے بن گئے۔

علوم طب کا نظام

علوم وفنون میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت دلچسپی لیا کرتے تھے۔اس زمانے میں جن اشیاء سے علاج کا رواج تھا آپ نے ان کے بہت طبی فوائد بتائے ہیں جس پر طب نبوی کے عنوان سے بہت سی کتب لکھی گئیں۔مدینہ میں حجام بھی موجود تھے جو حجامہ کیا کرتے تھے۔یہ ایک خاص طریقہ علاج تھا جس میں جسم کے مخصوص مقامات سے خون نکالا جاتا تھا جس کی آپ نے ترغیب دی۔

تیراندازی اور تیراکی کی ترغیب

رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ باپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچے کو فن تحریر تیراندازی اور تیراکی سکھائے۔

فن شہسواری اور گھوڑوں کی دوڑ

گھوڑوں اور اونٹوں کی پرورش کا آپ نے خصوصی اہتمام فرمایا اور فن شہسواری کی سرپرستی فرمائی۔آپ باقاعدہ گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ کروایا کرتے تھے۔

بچوں کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلی نسلوں کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی۔ان میں زیادہ تر وہ بچے تھے جو عہد نبوی میں پیدا ہوئے۔آپ پڑھ چکے ہیں کہ جنگ بدر کے بعض قیدیوں کا فدیہ یہ قرار پایا کہ وہ دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں گے۔اس طرح سے مدینہ منورہ علم وفن کا مرکز بن گیا تھا اور خلفائے راشدین کے دور میں جب یہی بچے جوان ہوئے تو انہوں نے بہت سے ایسے علمی کارنامے انجام دیے جس کی مثال اس سے پہلے عربوں کے یہاں نہیں ملتی ہے۔

فن تحریر (یعنی کمپوزنگ کا فن)

عربوں میں لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم تھا۔یہی وجہ ہے کہ دور جاہلیت میں بہت کم تحریروں کا ذکر ملتا ہے ہاں اہل کتاب کے یہاں لکھی ہوئی کتب موجود تھیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرآن لکھوانا شروع کیا تو یہ پہلی باقاعدہ کتاب تھی جو عربوں کے یہاں لکھی گئی۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت کے فن کی اس قدر ہمت افزائی فرمائی کہ مدینہ کے بچوں کو باقاعدہ کتابت کی تعلیم دی جانے لگی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ ایسے صحابہ تھے جو اسی خدمت پر مقرر تھے کہ وہ آپ کے حکم پر وحی اور خطوط

لکھا کرتے تھے۔ اس طرح مسلمانوں کے یہاں بڑے پیمانے پر علم وفن کے فروغ کا دروازہ کھل گیا۔

قرآن مجید سے متعلق علوم

بعض صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید سن کر اسے اپنی ڈائری میں نوٹ بھی کرلیا کرتے تھے۔ اسی لئے بعض صحابہ نے قرآن کے اپنے اپنے نسخے بھی تیار کیے جنہیں مصحف کہا جاتا ہے ان میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف کو تاریخ میں شہرت عطا ہوئی۔ ان نسخوں کی حیثیت ذاتی ڈائری کی ہوا کرتی تھی اور انہیں پھیلانا مقصود نہیں تھا۔

اسی لئے بعض صحابہ اپنی ڈائری میں قرآن کا کچھ حصہ نوٹ کر لیتے اور کچھ حصہ جسے بھولنے کا ڈر نہیں ہوتا اسے نوٹ نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ ان صحابی کو یاد ہوجاتا تھا۔ اسی طرح بعض صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی آیت کی تفسیر سن کر اسے بھی اپنے مصاحف میں نوٹ کرلیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت نوٹ کرنے سے منع فرمادیا تھا کہ قرآن مجید کے اصل (ٹیکسٹ) میں کسی اور چیز کا اضافہ نہ ہوجائے۔ آپ نے اپنی احادیث بیان کرنے کی اجازت دے رکھی تھی لیکن قرآن مجید کی اصل (ماسٹر) کاپی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تیار کروا رہے تھے اور آپ اپنے کاتبین وحی سے قرآن لکھوایا کرتے تھے۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصل (ماسٹر) کاپی دو تختیوں کے درمیان بندھی ہوتی تھی تاکہ اس میں کوئی اضافہ یا کمی نہ کی جاسکے۔

سنت نبوی اور اس سے متعلق علوم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو قرآن مجید کے ساتھ دین کے احکام کو عملی شکل میں جاری فرمایا۔ جسے آپ کی سنت کہا جاتا ہے۔ جیسے قرآن میں نماز پڑھنے کا حکم ہے

قبول اسلام کے بعد تعلیمی وتربیتی نظام اور چند مبلغین صحابہ وصحابیات کا ذکر

مگر اس کا طریقہ بیان نہیں کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز کی تمام تر کیفیات کو اگر محض الفاظ میں بیان کردیا جاتا تو ان کی تعبیر وتشریح میں بہت اختلاف ہوجاتے۔

جیسے عربی میں لفظ سجدہ جھکنے کے مفہوم میں آتا ہے۔ کوئی شخص اس سے مراد ہلکا سا سر خم کرنا لے لیتا، کوئی رکوع جیسی شکل بنا لیتا اور کوئی اسی طرح سجدہ کرتا جیسا ہم کرتے ہیں۔ یہی معاملہ دیگر عملی احکام جیسے روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح وطلاق، زراعت، تجارت وغیرہ کا ہوتا۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عملی شکل میں جاری فرمایا جسے سنت کا نام دیا گیا۔

علوم حدیث

صحابۂ کرام جب اس سنت پر عمل کرتے تو بہت سی باتیں زیر بحث آجایا کرتی تھیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرکے سنت کا علمی ریکارڈ نوٹ کرلیتے اور یاد کرنا شروع کردیا کرتے۔ ان میں بالخصوص حضرت علی، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمرو، حضرت عاص اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم نمایاں ہوئے۔ حضرت علی اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم نے تو بعض احادیث نبوی کو تحریری طور پر مدون کیا۔

علوم فقہ

قرآن اور سنت کے احکام کا اطلاق جب عملی زندگی پر کیا جائے تو اس کے نتیجے میں علم فقہ وجود میں آتا ہے۔ عہد نبوی میں تمام دینی علوم کا ماخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی۔ جب بعض صحابہ دور دراز سفر پر جاتے تو وہاں بھی اجتہاد کرتے اور واپس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اجتہاد کی توثیق یا اصلاح کروالیتے۔ جیسے ایک واقعہ ہے کہ ایک صحابی کو سفر کے دوران غسل کی ضرورت پیش آگئی اور پانی دستیاب نہیں تھا تیمم پر قیاس کرتے ہوئے وہ مٹی پر لوٹنے لگے۔ واپس آکر جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے یہ بات پوچھی تو آپ نے وضاحت فرمائی کہ غسل کی صورت میں بھی تیمم اسی طرح کرنا چاہیے جیسے وضو کی صورت میں کیا جاتا ہے۔

علوم فرائض اور ریاضی کا علم

علم فقہ کی ایک خاص شاخ علم الفرائض ہے جس کا تعلق وراثت کی تقسیم سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور سے اس علم کو سیکھنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا قرآن اور علم الفرائض دیکھیے اور لوگوں کو سکھایئے علم میراث کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے سیکھنے کے لیے ریاضی آنا ضروری ہے۔

عہد نبوی کے مفتی حضرات

عہد نبوی میں بعض صحابہ فتوی بھی دیا کرتے تھے۔ان میں حضرت ابو بکر ،عمر ،عثمان، علی ،ابی بن کعب ،معاذ بن جبل ،زید بن ثابت ،عبدالرحمن بن عوف ،عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم نمایاں تھے۔

اس طریقہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اکابر صحابہ کے اجتہادات کا ایک ذخیرہ وجود میں آنے لگا اور بعض نوجوان صحابہ جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان امور کو روایات کی صورت میں نوٹ کرنے لگے۔یہی وہ طریقہ تھا جس میں ابتدائی زمانے میں نہ صرف حدیث اور فقہ بلکہ تمام علوم کو ریکارڈ کیا گیا۔

بنی اسرائیل کی تاریخی روایات

قرآن مجید سابق انبیاء اکرام علیہم الصلوۃ والسلام کی تاریخ سے بھرا ہوا ہے تاہم اس میں ہمیں وہی واقعات ملتے ہیں جن سے کوئی خاص سبق سکھانا مقصود ہو۔جب مسلمان ان واقعات کو پڑھتے تو ان کے ذہنوں میں ان کی مزید تفصیلات جاننے کا شوق پیدا ہوتا ۔اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اجازت دے دی کہ بنی اسرائیل

قبول اسلام کے بعد تعلیمی وتربیتی نظام اور چند مبلغین صحابہ وصحابیات کا ذکر

سے ان کی تاریخی روایات حاصل کی جائیں اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔تاہم ان کی ایسی روایات جو قرآن مجید اور عقل عام کے خلاف ہوں ان کو قبول نہیں کیا گیا۔

خود قرآن مجید میں ہمیں بنی اسرائیل کی بعض تاریخی روایات جن میں حضرت داؤد علیہا الصلوۃ والسلام کی کردارکشی ہے اس کی تردید ملتی ہے۔اہل کتاب کی معقول اور مستند تاریخی روایات ان صحابہ وتابعین سے حاصل کی گئیں جو کہ اسلام لا چکے تھے۔ان میں خاص طور سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور کعب الاحبار شامل ہیں۔

قرآن مجید میں بار بار اللہ تعالیٰ کی قدرت اور تخلیق میں غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے کہ اسی سے انسان اپنے رب کو پہچان سکتا ہے۔

خندق اور منجنیق کا علم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ضمن میں خود مثالیں قائم فرمائیں۔جیسے غزوہ خندق کے موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے خندق کھودی گئی جو کہ ایرانی طریقہ دفاع تھا۔جب اہل عرب حملہ آور مدینہ پہنچے تو وہ اس طریقے کو دیکھ کر حیران رہ گئے اس طرح غزوہ طائف کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعے کی دیوار توڑنے کے لیے منجنیق کا استعمال کیا جس کا عربوں کے یہاں رواج کم تھا۔ان مثالوں سے صحابۂ کرام پر یہ واضح ہوگیا کہ دیگر اقوام کے مثبت اور مفید علوم دیکھ کر انہیں استعمال میں لایا جا سکتا ہے اور ان سے علوم فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔

دوسری زبانوں کے سیکھنے کا مقصد

اسلام کا مشن چونکہ گلوبل نوعیت کا تھا۔اس وجہ سے ضرورت اس امر کی تھی کہ مسلمان دیگر زبانیں بھی سیکھیں تا کہ ان قوموں تک اپنی دعوت پہنچا سکیں۔

اس کا مقصد یہ تھا کہ یہود ونصاری سے گفتگو کی جا سکے اور ان کے نقط نظر کو صحیح طور پر سمجھ کر ان کے سامنے دعوت پیش کی جا سکے۔جس کے لئے حضرت زید بن ثابت اور

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو تیار کیا گیا عبرانی وسریانی زبان کے لئے۔

اسی طرح حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا تعلق بھی چونکہ ایران سے تھا اس لیے وہ فارسی زبان جانتے تھے اور وہ نومسلموں کو فارسی میں آپ ﷺ کے پیغام کو سمجھاتے اور قرآن کے مفاہیم سے آگاہ کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ علوم قرآن وحدیث کے ساتھ امت کو ہر قسم کے فنون سے آراستہ ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔

❁❁❁

صحابۂ کرام کی دعوت کا طریقہ

ویسے تو سبھی صحابہ رضی اللہ عنہم دین کی تبلیغ کیا کرتے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داعیوں اور مبلغین کی ایک خاص جماعت تیار کر رکھی تھی۔ جو پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔عربوں میں چونکہ پڑھنے لکھنے کا زیادہ رواج نہیں تھا اس وجہ سے ان کا نام ہی قاری جمع قراء مشہور ہو گیا تھا۔(یہ لوگ ہمارے قاری صاحبان کی طرح قرآن مجید کو صرف پڑھنا نہیں جانتے تھے) جب ضرورت پیش آتی تو اسی جماعت کے لوگوں کو تبلیغ کے لئے بھیجا جاتا بعض مواقع پر ان قاری حضرات نے اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کیا۔ان میں خاص طور پر دو واقعات مشہور ہیں ایک سانحہ رجیع اور دوسرا بئر معونہ۔

● سانحہ رجیع اس طرح پیش آیا کہ قبیلہ بنو قارہ کے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہمارے یہاں کچھ مبلغین کو بھیج دیں۔آپ نے حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں دس مبلغین کو ان کے ساتھ بھیجا۔کفار نے ان میں سے آٹھ مبلغین کو شہید کر دیا اور بقیہ تین کو اہل مکہ کے پاس فروخت کر دیا جنھوں نے جنگ بدر کا انتقام لینے کے لیے انہیں شہید کیا۔

دوسرا سانحہ زیادہ بڑا تھا۔اس میں انصار کے 70 مبلغین کی جماعت کو نجد بھیجا گیا جنہیں اسی طرح دھوکہ دہی سے شہید کیا گیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سانحات کا بہت دکھ ہوا آپ ﷺ مسلسل ایک ماہ تک نماز میں ان لوگوں کی ہلاکت کی دعا فرماتے رہے۔

● ان داعی شہداء کے علاوہ سبھی صحابۂ کرام نے دین کی دعوت وتبلیغ کی کوشش کی۔بعض نے بلواسطہ طریقے سے اس دعوت میں حصہ لیا مگر چند ایسے صحابہ ہیں جنہوں نے براہ راست دعوت دین کے میدان میں غیر معمولی کارنامے انجام دیے۔ان کے نام درج ذیل ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ

۱۔داعی صحابہ میں سب سے نمایاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔آپ کا تعلق قریش کے اگر چہ ایک کمزور گھرانے بنوتیم سے تھا مگر آپ کو پورے قبیلہ قریش میں نمایاں مقام حاصل تھا۔اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ آپ سب لوگوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آتے تھے اور کمزوروں کی مدد کیا کرتے تھے۔مصیبت زدہ کا بوجھ اٹھاتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کو نیکی کی تلقین کیا کرتے تھے۔آپ علم الانساب کے ماہر بھی تھے جس کی وجہ سے آپ کا بہت احترام کیا جاتا تھا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تبلیغ ہی سے حضرت زبیر حضرت سعد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم نے اسلام قبول کیا تھا۔حضرت ابو بکر کی عادت یہ تھی کہ اپنے گھر کے صحن میں بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کرتے اور ان کی آنکھوں سے آنسوں رواں ہوجاتے ۔قریش کی خواتین اور بچے اکٹھے ہوکر آپ کی تلاوت سنتے اور دیکھتے تو ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہوجاتی تھی۔

حضرت عمرؓ

۲۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صلاحیتوں کا اصل میدان پہلوانی ایڈمنسٹرشن پلاننگ اور اس نوعیت کے امور تھے مگر آپ کے قبول اسلام سے مسلمانوں کو اتنی تقویت ملی کہ لوگوں نے کھل کر اپنی دعوت پھیلانا شروع کردیا۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ

۳۔قریشی صحابہ میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو غیر معمولی مقام حاصل تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے انہی کو مدینہ بھیجا تھا اور ان کی دعوت وتبلیغ کے نتیجے میں اوس اور خزرج کی اکثریت نے اسلام قبول کرلیا تھا۔

انصار کے بارہ صحابہ

۴۔انصار کے بارہ صحابہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیب یعنی سردار مقرر فرمایا۔ان لوگوں نے دعوت وتبلیغ کے میدان میں نمایاں کام کیا اور ان کی کاوشوں سے ان کے قبائل نے اسلام قبول کیا۔ان کے نام یہ ہیں۔حضرت اسعد بن زرارہ ،سعد بن ربیع ،عبداللہ ان رواحہ، رافع بن مالک ، براابن معرور، عبداللہ بن عمرو بن حرام، عبادہ بن صامت ،سعد بن عبادہ، منذر بن عمرو، اسید بن حضیر ،سعد بن خیثمہ اور فگاعہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہم ان میں بالخصوص اسلام لائے اور ان کی دعوت سے ایک دن کے اندر اوس کا ایک ذیلی قبیلہ بنوعبدالاشہل مسلمان ہوگیا۔

حضرت جعفر بن ابی طالبؓ

۵۔دعوتی جدو جہد میں نمایاں مقام رکھنے والوں میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں انہوں نے نجاشی کے دربار میں وہ تقریر کی جو آپ پڑھ چکے ہیں۔حبشہ ہجرت کرنے والے لوگوں کے سر براہ آپ ہی تھے۔آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ حبشہ میں دعوت وتبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا اور ان کی کاوشوں کے نتیجے میں یہاں اسلام پھیلا۔

حضرت طفیل بن عمر دوسیؓ

۶۔اہل مکہ اور اہل مدینہ سے ہٹ کر اہم دعوتی شخصیات میں حضرت طفیل بن عمر دوسی رضی اللہ عنہ نمایاں ہیں۔یہ قبیلہ دوس کے سربراہ تھے اور ان کا قبیلہ طائف اور الباحہ کے درمیان آباد تھا۔یہ مکہ حج کے لیے آئے اور کفار نے ان کے سامنے بہت پراپیگنڈا کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ سنیں چنانچہ انہوں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی۔پھر انہیں خیال آیا کہ میں تو سوچنے سمجھنے والا شاعر آدمی ہوں۔کوئی مجھے کیسے گمراہ

کر سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ملاقات کر کے آپ سے قرآن سنا اور ایمان لائے۔ پھر انہوں نے مسلسل کئی سال اپنے قبیلے میں دعوتی جدوجہد کی اور سات آٹھ سال بعد اپنے قبیلے کے ۷۰۔۸۰ خاندانوں کو لے کر مدینہ حاضر ہوئے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ

۷۔ داعی صحابہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بھی نمایاں مقام تھا۔ انہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کی خبر ملی تو یہ بھی مکہ حاضر ہوئے۔ ایمان لانے کے بعد انہوں نے اپنے ایمان لانے کا خانہ کعبہ میں اعلان کر دیا جس پر لوگوں نے انہیں بہت مارا آخر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بچایا اور کہا۔ یہ شخص قبیلہ بنو غفار کا ہے۔ اگر یہ مر گیا تو تمہارا تجارتی راستہ بند ہو جائے گا۔ اگلے دن پھر ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد حضرت ابوذر غفاری اپنے قبیلے میں چلے گئے اور ان کی دعوتی سرگرمیوں کے نتیجے میں ان کے پورے قبیلے نے اسلام قبول کر لیا۔

خواتین کی دعوت کا طریقہ

دعوت دین میں خواتین نے بھی نہایت اہم کردار ادا کیا جو کتب سیرت و تاریخ میں بہت زیادہ نمایاں نہیں ہو سکا۔ مگر صحابیات نے خاص کر یہ اہم کردار ادا کیا کہ اپنے شوہروں اور دیگر رشتے دار صحابہ کے دعوتی کام میں بھرپور حمایت اور مدد کی۔ انہوں نے گھر کی ذمہ داری سنبھالنے کے ساتھ ساتھ ان صحابہ کو جوش اور جذبہ دلایا کہ وہ دین حق کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں۔ ان میں سب سے نمایاں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں جنہوں نے اپنی پوری دولت کو اسلام کی دعوت کے لیے وقف کر دیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر مشکل مرحلے میں ساتھ دیا۔ یہ اتنی بڑی کاوش تھی جس کی اہمیت کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جو انسانی نفسیات کو اچھی طرح سمجھتا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنے بچوں کی

تربیت ایسی کی کہ وہ اسلام کے مبلغ بن سکیں۔

دیگر امہات المومنین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں نے بھی اسلام کی راہ میں بہت قربانیاں دیں اور تکالیف برداشت کیں۔ جن صحابیات نے اسلام کی راہ میں بہت زیادہ تکالیف برداشت کیں ان میں بالخصوص سیدہ ام سلمہ حضرت ام حبیبہ حضرت زینب اور حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ حضرت سمیہ اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی عنہم نمایاں تھیں۔

اللہ تعالیٰ امت میں دعوت کی صفات عطا فرما کر انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ بنا ئے اور صحابہ کرام کو اپنی شان کے مطابق اجر عظیم نصیب فرمائے۔ والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی
دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
۲۱/۱۱/۲۰۱۷ء

❁❁❁

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی تصانیف

اردو کتابیں

۱۔معانی قرآن الکریم
(لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں اردو ترجمہ)
۲۔قرآنی آیات اور اسلامی معاشرہ
۳۔ہندوستان میں قرآن کے ترجمے وتفاسیر کا مختصر تعارف
۴۔تفسیر کا بنیادی مأخذ اور مفسر کی خصوصیت
۵۔قرآن میں انسان کا مقام اور اس کا اعلیٰ مقصد
۶۔قرآن کی دعوت اور اسلامی جہاد
۷۔قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ
۸۔کائنات کے عجائبات اور انسان کا اللہ سے تعلق
۹۔کلمۂ طیبہ کی حقیقت اور اس کے تقاضے
۱۰۔اللہ تعالیٰ کا تعارف اور کلمۂ شہادت کے فضائل
۱۱۔اسلامی کویز (سوال وجواب کی روشنی میں)
۱۲۔کفر وشرک کی حقیقت (شریعت کی روشنی میں)
۱۳۔کفر، شرک اور فسق کا ذکر اور صحابہ سے متعلق عقیدہ
۱۴۔رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے انمول موتی
۱۵۔رسول اللہ ﷺ کی مختصر سیرت مستند کتب کی روشنی میں
۱۶۔حضرت محمد ﷺ اور جزیرۂ عرب
۱۷۔رسول اکرم ﷺ کے کریمانہ اخلاق اور آپ ﷺ کی سیرت
۱۸۔رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کی سنتیں
۱۹۔رسول اللہ ﷺ کی صفات احادیث کی روشنی میں
۲۰۔اعمال صالحہ حصہ اول (حقوق اللہ)
۲۱۔اعمال صالحہ حصہ دوم (حقوق العباد)
۲۲۔خاتم النبین (قرآن کی روشنی میں)
۲۳۔نبیوں کی سیرت (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۲۴۔اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت
۲۵۔مسلمانوں کے فرقے اور ان کے عقائد
۲۶۔حرام، حلال اور مباح چیزیں
۲۷۔اخلاص کی فضیلت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۸۔آخرت کا عقیدہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۹۔تعداد ازدواج اور اسلام (مذاہب عالم کی روشنی میں)
۳۰۔مستند مسنون دعائیں
۳۱۔امت محمدیہ کی عزت کا معیار اور بنی اسرائیل
۳۲۔اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات
۳۳۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۳۴۔داڑھی کی اہمیت (شریعت کی روشنی میں)
۳۵۔مدارس اسلامیہ کے نصاب کا تاریخی جائزہ اور ہندی زبان کی ضرورت
۳۶۔جنات وشیاطین کا تعارف اور معالج کی صفات
۳۷۔قیامت تک کے فتنے
(رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کی روشنی میں)
۳۸۔اسلام کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۳۹۔غیر عربی رسم الخط (فانٹ) میں قرآن کی
اشاعت (شریعت کی روشنی میں)
۴۰۔دعوت کی ذمہ داری (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۴۱۔آخری رسول ﷺ کہاں کب اور کون؟
۴۲۔حضرت محمد ﷺ کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں
۴۳۔ہندو دھرم فرقے تنظیمیں اور اداروں کا تعارف
۴۴۔غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت
۴۵۔اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۴۶۔بدھ مت اور اسلام
۴۷۔غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی
۴۸۔اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق
۴۹۔غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی اعتراضات کے تناظر میں
۵۰۔عطیات قدرت اور دولت کی پیدائش
۵۱۔قرآن کے مطابق دولت کا استعمال
۵۲۔اللہ کی طرف سے رزق کی تقسیم اور کمزور طبقے کی کفالت
۵۳۔اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ
۵۴۔اسلام میں تجارت کا طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۵۵۔اسلام کا زرعی نظام (شریعت کی روشنی میں)
۵۶۔جنت کے حالات اور جنت کی نعمتوں کا ذکر
۵۷۔جہنم کے حالات اور جہنمی (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۵۸۔کاغذی نوٹ اور بیع کی حقیقت
۵۹۔اسلامی قانون وراثت اور میراث کی تقسیم
۶۰۔مسافر اور سفر کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۱۔عید اور قربانی کی حقیقت اور اس سے متعلق مسائل
۶۲۔عمرہ کا آسان طریقہ
۶۳۔حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ
۶۴۔روزہ، تراویح، صدقہ اور اعتکاف کے احکام ومسائل

۶۵۔طلاق کا اسلامی طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۶۔صدقۂ فطر اور عقیقہ سے متعلق مسائل
۶۷۔زکوٰۃ اور مصارفِ زکوٰۃ
۶۸۔اسلامی پردہ اور آزاد معاشرے کی بربادی
۶۹۔محرم کی حقیقت اور عاشوراء کے واقعات، اسلامی جنتری اور اعمال
۷۰۔زبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت اور اسلامی جہاد
۷۱۔غیر مسلموں سے متعلق مسائل (شریعت کی روشنی میں)
۷۲۔وفات سے پہلے رسول کریم ﷺ کی امت کو نصیحتیں
۷۳۔دعا کی قبولیت کے اوقات وآداب اور مانگنے کا طریقہ
۷۴۔صحابہ کی سیرت (تاریخ کی روشنی میں)

عربی کتابیں

۷۵۔أهمية المرٔ فی ضوء القرآن و السنة
۷۶۔الإنسان فی ضوء القرآن و السنة
۷۷۔نبذة عن صفات رسول الله ﷺ
۷۸۔غزوة حنين و الطائف فی ضوء القرآن و السنة
۷۹۔أسباب تحبط الأعمال و أهمية النية فی ضوء القرآن و السنة
۸۰۔الفتن الواقعة إلى قيام الساعة فی ضوء القرآن و السنة
۸۱۔النبی الخاتم من، متی، و أين
۸۲۔الهندوسية فرقها، عقائدها، منظماتها، آهدافها
۸۳۔أهمية الدعوة و التبليغ فی ضوء القرآن و السنة
۸۴۔ذكر سيدنا محمد ﷺ و المنع عن عبادة
الأوثان فی الكتب الهندوسيه
۸۵۔أهمية المرٔ فی ضوء القرآن و السنة

انگریزی

۸۶۔قرآن (20X3016)
۸۷۔اسلام؟
۸۸۔محمد ﷺ اینڈ دا اسٹیٹس آف ورشپ
۸۹۔اذان اے کالنگ فار ہیومینٹی
۹۰۔بیسک ٹیچنگ آف اسلام
۹۱۔محمد دی لاسٹ پرفٹ انڈر دی شیڈ آف وید
۹۲۔ہندو ریلیجین اٹس سیکٹ آرگنائزیشن اینڈ انٹروڈکشن آف اٹس انسٹی ٹیوشن
۹۳۔دی سوارڈ آف اسلام

ترجمہ کی ہوئی کتابیں

۹۴۔رمضان کا تحفہ (مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی)
۹۵۔منتخب احادیث (حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ)
۹۶۔دار ارقم کا احسان انسانی دنیا پر (حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)
۹۷۔قادیانیت نبوتِ محمدی کے خلاف بغاوت (شیخ محمد بن عبداللہ السبیل)
۹۸۔یکساں سول کوڈ اور مہلاؤ کے ادھکار (محمد سید محمد رابع حسنی ندوی)
۹۹۔مالک ومخلوق (محمد مصطفیٰ قادری)
۱۰۰۔یتیموں کی کفالت (محمد عامر صدیقی ندوی)
۱۰۱۔مانوتا آج بھی اسی چوکھٹ کی محتاج ہے (سید محمد حسنیؒ)

ہندی کتابیں

۱۰۲۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ-20X30X8)
۱۰۳۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ-20X30X16)
۱۰۴۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ-20X30X32)
۱۰۵۔تفسیر فاروقی (جلد اول)
۱۰۶۔تفسیر فاروقی (جلد دوم)
۱۰۷۔تفسیر فاروقی (جلد سوم)
۱۰۸۔تفسیر فاروقی (جلد چہارم)
۱۰۹۔تفسیر فاروقی (جلد پنجم)
۱۱۰۔تفسیر فاروقی (جلد ششم)
۱۱۱۔تفسیر فاروقی (جلد ہفتم)
۱۱۲۔قرآن کا پیغام (پارہ عمہ کی تفسیر)
۱۱۳۔اسلام دھرم کیا ہے؟
۱۱۴۔انتم سندیشٹا کب کہاں اور کون
۱۱۵۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۱۱۶۔پوتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام
۱۱۷۔تفسیر سورۃ الفاتحہ
۱۱۸۔اسلام کیا ہے؟
۱۱۹۔کفر وشرک کی حقیقت
۱۲۰۔توحید کی حقیقت
۱۲۱۔لا الہ الا اللہ کی گواہی
۱۲۲۔سرشٹی کا شرشٹا کون؟
۱۲۳۔پراکرتک ایش دوتوں کا دھرم اور پرلوک وشواش
۱۲۴۔اللہ کے ادھکار اور بندوں کے ادھکار
۱۲۵۔اسلامی شاشن اور شاشک ایتہاسک دِرشٹی سے
۱۲۶۔اسلام کی بنیادی معلومات

۱۲۷۔حضرت محمد ﷺ کی پرمارٹ جیونی
۱۲۸۔رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کی سنتیں
۱۲۹۔رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی
۱۳۰۔رسول اللہ ﷺ کی سیرت سوال وجواب کی روشنی میں
۱۳۱۔اللہ کے پیارے نبی ایک نظر میں
۱۳۲۔حضرت محمد ﷺ کی باتیں
۱۳۳۔اذان کیا ہے؟
۱۳۴۔آؤ نماز کی اور
۱۳۵۔روزہ کا حکم اور اس کے مسائل
۱۳۶۔زکوٰۃ کا حکم اور اس کے مسائل
۱۳۷۔عمرہ کا آسان طریقہ
۱۳۸۔حج اور عمرہ کا آسان طریقہ
۱۳۹۔اسلامی وراثت کی تقسیم ایک نظر میں
۱۴۰۔میراث کی تقسیم (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۴۱۔موبائل سے سمبندھت مسائل
۱۴۲۔بیوی شوہر کی ذمہ داریاں
۱۴۳۔اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے
۱۴۴۔صحابہ کا اسلام اور اس کے بعد
۱۴۵۔جنت کے حالات اور جنتی
۱۴۶۔آپ کے سوالوں کا آسان حل
۱۴۷۔جھاڑ پھونک جادو ٹونا اور تعویز گنڈے
۱۴۸۔ہندی پترکارتا اور میڈیا لیکھن
۱۴۹۔غیر مسلموں کے ساتھ ویوہار ایتہاسک درشٹی سے
۱۵۰۔غیر مسلموں سے سمبندھ اور دھارمک آزادی

زیر طبع کتابیں

۱۵۱۔دوسو معاشرتی مسائل
۱۵۲۔تفسیر فاروقی (جلد اول اردو)
۱۵۳۔تفسیر فاروقی (جلد دوم اردو)
۱۵۴۔تفسیر فاروقی (جلد سوم اردو)
۱۵۵۔تاریخ الاسلام
۱۵۶۔قصص الانبیاء
۱۵۷۔مجموعہ احادیث (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۵۸۔دعا کے آداب (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۵۹۔اسلام کے عدالتی فیصلے (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۰۔سیرت صحابہؓ
۱۶۱۔قربانی سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)

۱۶۲۔طہارت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۳۔علم سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۴۔ایمانیت، عقائد اور نذر سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۵۔عیدین وجمع سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۶۔مدارس سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۷۔ہبہ وجہیر سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۸۔سود سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۹۔سفر اور صدقۂ فطر سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۰۔طلاق وعدت اور نفقہ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۱۔نماز وجماعت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۲۔نکاح سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۳۔زکوٰۃ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۴۔حج سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۵۔امامت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۶۔قرأت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۷۔تجارت کی مختلف قسموں سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۸۔وصیت ومیراث سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۹۔اذان واقامت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۰۔تربیت، رضاعت وعقیقہ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۱۔علامات قیامت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۱۸۲۔سجدۂ تلاوت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۳۔وقف سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۴۔مسجد سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۵۔علم وعلماء سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۶۔تقلید واجتہاد کی شرعی حیثیت (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۷۔سجدۂ سہو سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۸۔بدعت کی نحوست سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۸۔کرائے داری سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۰۔کاروبار میں شرکت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۱۔میراث سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۲۔سنت ونوافل سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۳۔اصلاح معاشرہ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۴۔عورتوں کے مخصوص مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۵۔انسانی اعضا سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۶۔میت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۷۔رمضان روزہ اور تراویح سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۸۔اعتکاف سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۹۔زمین سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۲۰۰۔رویتِ ہلال سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)

غیر مسلم بھائیوں کے مطالعہ کے لئے مفید کتابیں

(درج ذیل ترتیب کے مطابق مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی ہندی تصانیف)

۱۔	سرشٹی کا شرشٹا کون؟	25	۱۴۔	توحید کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	40
۲۔	مانو ایکتا اور شانتی سندیش	30	۱۵۔	جہاد آتنکواد اور اسلام	180
۳۔	اذان کیا ہے؟	30	۱۶۔	جنت کے حالات اور جنتی (قرآن وسنت کی روشنی میں)	100
۴۔	پراکرتک نیم اور انسان کا پرمیشور سے سمبندھ	30	۱۷۔	اسلام دھرم کیا ہے؟ (قبول حق کے بعد اسلامی کورس)	250
۵۔	مانو کلیان سمبندھی اُپدیش	30	۱۸۔	پوِتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام	20
۶۔	اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے	60	۱۹۔	قرآن کا پیغام (پارہ عم ترجمہ اور تشریح)	180
۷۔	انتم سندیشٹا کہاں کب اور کون؟	150	۲۰۔	قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ)	130
۸۔	اسلامی راجیہ کی شاسن ویوستھا	60	۲۱۔	تفسیر فاروقی (قرآن کی ہندی تفسیر سات جلدوں میں)	4200
۹۔	جہاد اور آتنکواد میں انتر	30	۲۲۔	رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ کی سنتیں	80
۱۰۔	غیر مسلموں کے ساتھ ویوہار (ایتہاسک درشٹی سے)	60	۲۳۔	رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی	35
۱۱۔	کفر اور شرک کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	90	۲۴۔	حضرت محمد ﷺ کی باتیں	50
۱۲۔	اسلام؟	10	۲۵۔	اسلامی وراثت کی تقسیم	30
۱۳۔	لا الہ الا اللہ کی گواہی	20			

غیر مسلموں میں دعوت کا کام کرنے والوں کے لئے معاون کتابیں

۱۔	اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت	30	۱۴۔	تفسیر فاروقی (قرآن کی ہندی تفسیر ۷ جلدوں میں)	4200
۲۔	خالق کائنات اور ہمارا اس سے تعلق	30	۱۵۔	امت محمدیہ کی عزت کا معیار	30
۳۔	غیر مسلموں میں طریقہ دعوت اسلوب انبیاء کی روشنی میں	90	۱۶۔	اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات	20
۴۔	ہندو دھرم، فرقے، تنظیمیں اور اداروں کا تعارف	150	۱۷۔	تعدد ازدواج اور اسلام (مذہب عالم کی روشنی میں)	30
۵۔	آخری رسول کہاں، کب اور کون؟	150	۱۸۔	مسلمانوں کے فرقے اور اُن کے عقائد	75
۶۔	حضرت محمد ﷺ کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں	45	۱۹۔	اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ (تاریخ کے آئنہ میں)	30
۷۔	غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی (اعتراضات کے تناظر میں)	40	۲۰۔	بودھ دھرم اور اسلام	30
۸۔	اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر	50	۲۱۔	زبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	50
۹۔	قرآن میں انسان کا مقام اور اس کی اعلیٰ مقصد	30	۲۲۔	اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق	50
۱۰۔	قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ	30	۲۳۔	جہاد آتنکواد اور اسلام	180
۱۱۔	غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی	35	۲۴۔	اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے	60
۱۲۔	حضرت محمد ﷺ اور جزیرہ عرب	45	۲۵۔	نبیوں کی دعوت وتبلیغ کے پانچ اہم صفات	400
۱۳۔	قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ/اردو ترجمہ)	300	۲۶۔	اسلامی راجیہ کی شاسن ویوستھا	60